© rasailojaraid.com

نظرات

خواتین اسلام

(۲)

حضرت خدیجہ اسلام کی سب سے پہلی خاتون (The first lady of Honour) ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی رفیقہ حیات ہیں، اسلام کی نشر و اشاعت اور اس کی تقویت تائید میں آپ نے جو نہایت اہم اور عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں اور جن کی وجہ سے تاریخ اسلام میں آپ کی شخصیت بہت بلند اور نمایاں ہے درحقیقت صنف نسواں کی قبائے جمیل کا تکمۂ زریں ہیں جو دنیا کی تمام عورتوں کے لیے سرمایۂ صد ہزار نازش وافتخار ہیں: حضرت خدیجہ قریش کی نہایت معزز اور باوقار خاتون تھیں علاوہ شرافت وعالی نسبی کے بڑی دولت مند بھی تھیں، دولت کا ذریعہ تجارت تھا۔ ان کے کاروباری کارواں شام اور کوفہ وبصرہ آتے جاتے رہتے تھے، اس حیثیت سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو خدمت انجام دی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۂ والضحیٰ میں اس کا ذکر فرماکر اس خدمت کی عظمت اور اللہ کے ہاں اس کی غیر معمولی مقبولیت پر مہر تصدیق ثبت فرمادی ارشاد ہوا: وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ: اللہ نے اے محمد تم کو بے سہارے پایا تو (خدیجہ کے ذریعہ) آپ کو غنی بنادیا۔

یہ تو تھا ہی، حضرت خدیجہ کا سب سے بڑا اور نہایت عظیم الشان کارنامہ وہ ہے جس کا مفصل ذکر صحیح بخاری کے شروع میں ہی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ غار حرا میں آپ پر جب پہلی وحی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نازل ہوئی تو چونکہ یہ پہلا موقع تھا کہ ایک قلب بشری کا تعلق براہ راست عالم غیب سے ہو رہا تھا اس لیے طبعی طور پر آپ پر دہشت اور ہیبت طاری ہو گئی، اسی عالم میں آپ گھر تشریف لائے، حضرت خدیجہ نے حال دریافت کیا تو غار حرا میں آپ نے جو کچھ دیکھا تھا اس کا پورا ماجرا بیان فرمایا، حضرت خدیجہ نے یہ سن کر پہلے تو آپ کی چند صفات کریمہ کا ذکر فرمایا اور یہ کہہ کر تسلّی دی کہ جب آپ میں یہ صفات موجود ہیں تو یہ کیوں کر ممکن ہے کہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے وہ آپ کے لیے شر ہو، نہیں! وہ آپ کے لیے یقیناً خیر ہے' اس کے بعد فرمایا: مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو نبی آخر الزماں، جس کی آمد کا تورات اور انجیل کی پیشین گوئیوں کے مطابق شدید انتظار ہے آپ کو اس کا خلعت فاخرہ عطا فرمایا گیا ہے" حضور کی مزید تسلّی اور تشفّی کی غرض سے مزید فرمایا: اچھا آئیے، میں آپ کو اپنے بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لیے چلتی ہوں، وہ کتب قدیمہ کے فاضل اور عالم ہیں' وہ پوری بات بتا دیں گے، چنانچہ آپ حضور کو ساتھ لے کر اپنے بھائی کے پاس پہنچیں اور مطلع صاف ہو گیا، غور کرنا چاہیے' حضرت خدیجہ کا یہ کارنامہ کس درجہ عظیم الشان ہے کہ پوری تاریخ انسانیت میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی، سورۂ والضحیٰ میں ایک اور آیت ہے:
"وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى" ہماری رائے میں اس آیت میں بھی حضرت خدیجہ کے اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے اور آیت کا ترجمہ یہ ہے: "اور اللہ نے تم کو (اے محمد) حیران و پریشان پایا تو (حضرت خدیجہ کے ذریعہ) اللہ نے آپ کی حیرانی اور پریشانی دور کر دی" حضرت خدیجہؓ جب تک حیات رہیں اسلام کی تبلیغ و نشر و اشاعت کے کاموں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ معین و مددگار اور تسکین و دلجوئی کا ذریعہ اور وسیلہ بنی رہیں، ان اوصاف و کمالات کی بنا پر حضرت خدیجہؓ ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت محبوب زوجہ مطہرہ تھیں اور حضور عمر بھر آپ کے احسان مند اور شکر گذار رہے اور آپ کی وفات کے بعد بھی ان کی یاد آپ کے دل سے محو نہیں ہوئی، اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کا مرتبہ اس درجہ بلند تھا کہ ایک روایت میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنی خلوت گاہ میں اپنی مقام پر مقیم تھے، اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت خدیجہ رضؓ اپنے گھر سے حضور کے لیے کھانا لے کر روانہ ہوئیں تو حضرت جبرئیل نازل ہوئے انھوں نے حضور کو خبر دی کہ خدیجہ آپ کے لیے کھانا لے کر آرہی ہیں جب وہ آجائیں تو آپ ان کو میرا سلام پہنچا دیں۔ ایک مرتبہ بعض ازواج مطہرات کو اس پر رشک ہوا کہ حضور حضرت خدیجہ کو اب تک یاد فرماتے ہیں حالانکہ خدا نے ان سے اچھی بیویاں آپ کو عطا فرمائی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا (ہرگز نہیں جب لوگوں نے میری تکذیب کی تھی تو خدیجہ نے تصدیق کی، جب لوگ کافر تھے تو اسلام لائیں، اور جب میرا کوئی معین اور مددگار نہ تھا تو انھوں نے میری مدد کی۔)

حضرت عائشہ ازواج مطہرات میں سب سے کم عمر تھیں لیکن اس کے باوجود اپنی ذہانت وطباعی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غایت قرب ومعیت وصحبت کے باعث اسرار شریعت اور احکام دین کی اتنی بڑی محرم اور عالم تھیں کہ محدثین نے لکھا ہے کہ آدھا دین ہم کو حضرت عائشہ سے پہنچا ہے اور آدھا دوسرے حضرات سے، ان کی فہم وفراست تدبّر اور دوراندیشی کا یہ عالم ہے کہ ایک موقعے پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جن کا شمار دُہاۃ عرب یعنی عرب کے بہت بڑے عقل مند اور صاحب سیاست میں تھا فرماتے ہیں کہ جب کبھی ہم کو کسی معاملے میں کوئی پیچیدگی نظر آتی تھی تو ہم حضرت عائشہ کے پاس جاتے تھے اور وہ فوراً اصل مسئلے کا حل بتا دیتی تھیں، علم دین کے علاوہ حضرت عائشہ علم انساب شعر وشاعری اور طب سے بھی واقفیت رکھتی تھیں چنانچہ تاریخ اسلام میں اس سلسلے میں ان کے مقولے اور واقعات منقول ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ان اوصاف وکمالات کے باعث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے بھی غیر معمولی محبت اور تعلق خاطر تھا۔ اور آپ کا مرتبہ بھی تاریخ اسلام میں بہت ارفع اور اعلیٰ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ تھیں، یہ بھی بڑی ذہین اور دُور اندیش تھیں، چنانچہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا صحابۂ کرام جو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آپ کے ہمراہ تھے وہ اپنا اپنا جانور ذبح کر کے احرام کھول دیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو چونکہ صحابہ کرام صلح حدیبیہ کی ایک خاص شرط کی بنا پر قدرے ملول اور دل گرفتہ تھے اس لیے انھوں نے فرمان نبوی کی تعمیل ذرا تاخیر کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے مشورہ دیا کہ حضور! آپ سبقت فرمائیے پھر سب لوگ آپ کا اتباع کریں گے، چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور یہ گتھی فوراً سلجھ گئی، تاریخ اسلام میں حضرت ام سلمہ کی اس دوراندیشی اور فہم و فراست کی بھی بڑی اہمیت ہے۔

چنانچہ ازواج مطہرات میں سے بعض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں بھی شریک ہوتیں، اور میدانِ جنگ میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے وغیرہ کی خدمات انجام دیتی تھیں، حضرت صفیہ کو خاص طور پر اس کام میں بڑی مہارت تھی۔ جنگ کے موقع پر ان کا باقاعدہ ایک کیمپ ہوتا تھا جس میں وہ طبی امداد (Medical aid) کا اور مجاہدین کو سامان خورد و نوش کے پہنچانے کا انتظام کرتی تھیں۔

غرض کہ یہ خواتین تھیں جنھوں نے اسلام کی نہایت عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں اور اس نے انسانی معاشرہ میں جو انقلاب پیدا کیا ہے اس میں ان خواتین کی علمی و عملی صلاحیت و استعداد کو بھی بڑا دخل ہے۔ اس بنا پر جس طرح صحابۂ کرام مردوں کے لیے اسوہ یعنی نمونۂ عمل تھے اسی طرح ازواج مطہرات اور پھر صحابیات خواتین کے لیے عملی نمونہ تھیں، ایک طرف قرآن و سنت کی تعلیمات اور دوسری جانب قرن اول کی ان خواتین کے ہمہ جہتی کارنامے، ان دونوں کا اثر تھا۔ قرون مابعد کی خواتین اسلام نے علم و ہنر، فضل و کمال، شعر و ادب، جنگ و سیاست غرض کہ زندگی کے ہر شعبہ میں نہایت نمایاں اور تاریخ ساز کارنامے انجام دیے ہیں اور تاریخ اسلام کا روشن باب ہیں۔

© rasailojaraid.com